© rasailojaraid.com

قادیانی تسلط اور چودھری احمد یوسف قتل کیس!

عبداللطیف خالد چیمہ

قادیانی جماعت رائل فیملی کے جبر وتسلط کو قائم رکھنے کے لیے ماضی سے اب تک کیا کچھ کرتی چلی آرہی ہے یہ ایک مستقل تفصیل ہے اور ساتھ ساتھ مرتب بھی ہورہی ہے۔ ۱۵؍ مارچ ۲۰۱۱ء کو چناب نگر میں روزنامہ ’’اوصاف‘‘ اور روزنامہ ’’اُمت‘‘ کے نمائندے رانا ابرار حسین چاند کو ریلوے پھاٹک چناب نگر کے قریب قادیانیوں نے شہید کیا اس کا جرم کیا تھا؟ اس بارے ہم انہی صفحات پر تفصیل سے لکھ چکے ہیں کہ رانا ابرار حسین چاند، قادیانی غنڈہ گردی، قتل وغارت گری، متوازی عدالتی نظام پر مسلسل لکھ رہے تھے۔ شہید کا قادیانی احمد یوسف سے رابطہ تھا۔ احمد یوسف قادیانی ہونے کے باوجود قادیانی جبر وتشدد کے خلاف تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اندر بیٹھ کر اختلاف کرتا۔ جب اس کے اختلاف کو کوئی اہمیت نہ دی گئی تو اُسے دبایا گیا، ٹارچر کیا گیا جس پر اُسے احساس ہوگیا کہ قادیانی قیادت اب اُسے راستے سے ہٹا دے گی۔ چنانچہ اُس نے ڈی آئی جی فیصل آباد سے لے کر ایس ایچ او چناب نگر تک کو لکھ کر بھیجا کہ ’’مجھے قادیانی جماعت سے خطرہ ہے اور اگر مجھے کوئی نقصان ہوا تو ذمہ دار قادیانی قیادت ہوگی۔ ۴ اور ۵؍ اکتوبر ۲۰۱۱ء کی درمیانی شب قادیانی قیادت نے احمد یوسف کو قتل کرایا اور چناب نگر سابق ربوہ کی تاریخ کے مطابق اِسے چھپانے کے لیے ہر حربہ اختیار کیا۔ پولیس افسران کو خریدا گیا، کچھ باخبر حلقوں نے صورتحال پر گہری نظر رکھی اور ساتھ ساتھ حکمت عملی طے ہوتی رہی۔ کیوں؟ اس لیے کہ مقتول قاتلوں کے مقابلے میں مظلوم تھا اور اُس نے علانیہ کہا تھا کہ رانا ابرار حسین شہید کے بعد اب میری باری ہے۔ امسال ۱۲؍ ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ (۵؍ فروری ۲۰۱۲ء) کو ’’ایوانِ محمود‘‘ کے سامنے ہم نے سرکاری انتظامیہ کو انتباہ کیا کہ وہ ماسٹر عبدالقدوس سمیت تمام قادیانی ملزمان کو قانون کے مطابق گرفتار کرے اور پولیس اپنی غیر جانبداری کو یقینی بنائے۔ بعد ازاں ماسٹر عبدالقدوس سے پولیس نے تفتیش کی (تفصیل جناب سیف اللہ خالد کی روزنامہ ’’اُمت‘‘ کراچی میں طبع شدہ رپورٹ میں موجود ہے جو شاملِ اشاعت ہے) قادیانی دھمکیوں کے باوجود احمد یوسف کے ورثا نے اس مقدمہ کی پیروی کا فیصلہ کیا ہے اور ۱۹؍ مئی ۲۰۱۲ء ہفتہ کو ڈی پی او چنیوٹ کے پاس ایک طرف مقتول احمد یوسف کی بیٹی نجمہ محمود اور بیٹے احمد سیف تھے تو دوسری طرف میجر سعدی، سلیم الدین، مرزا خورشید کا بیٹا اور سیکرٹری جماعت عتیق الرحمٰن تھے۔ بعد ازاں ۲۶؍ مئی کو پھر ڈی پی او کے پاس تفتیش تھی جس میں قادیانی قیادت کے مدمقابل احمد یوسف کے بیٹے احمد سیف اور احمد انیس یوسف تھے، پولیس سے تفتیش تبدیل ہوکر کرائمز برانچ منتقل ہوگئی ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ پولیس نے بہت تاخیر سے ملزمان کو شامل تفتیش کیا ہے اصل میں تو ملزمان کا گرفتار کیا جانا ضروری ہے اب بھی شدید خطرہ ہے کہ قادیانی اپنے اثر ورسوخ سے تفتیش پر اثر انداز ہونے کی کوشش کریں گے، پولیس کو اپنی غیر جانبداری یقینی بنانی چاہیے اور وہ نظر بھی آنی چاہیے۔

یہ وقت ہے کہ دینی جماعتیں، تحفظِ ختمِ نبوت محاذ کی تنظیمیں اور سرکردہ شخصیات صورتحال کو قریب سے دیکھیں اور قادیانی طریقۂ واردات کو سمجھیں کہ قادیانی اپنے مخالفین کے علاوہ اختلاف کرنے والوں کو بھی راستے سے کس طرح ہٹا دیتے ہیں۔ کیا انسانی حقوق کی ملکی وبین الاقوامی تنظیمیں اور ہمارا میڈیا اس صورتحال کا نوٹس لے گا؟ کیا چناب نگر میں قانون کی حکمرانی کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوگا؟ ہم سب کو سنجیدگی کا عملی مظاہرہ کرنا چاہیے۔

© rasailojaraid.com